FLOW CHART | **MACRO-STRUCTURE**

نظمِ جلی

33- سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

آیات : 73 ...... مَدَنِیَّۃٌ ...... پیراگراف : 12 (زمانہ نزول: 5ھ)

مرکزی مضمون :

اَمانت کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے کفر و منافقت چھوڑ کر ، اِخلاص کے ساتھ اسلام کے عائلی، معاشرتی، سماجی، عسکری، سیاسی اور دیگر اجتماعی اَحکام پر عمل کرو!

پیراگراف	آیات	مضمون
پہلا پیراگراف	آیات: 1تا3	کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنے کا حکم
دوسرا پیراگراف	آیات: 4تا6	سماجی عدل کے لیے ظہار اور حقی کے احکام
تیسرا پیراگراف	آیات: 7,8	میثاق کا مقصد جزا وسزا ہے
چوتھا پیراگراف	آیات: 9تا21	جنگِ اَحزاب، منافقین کا کردار اور اسوۂ حسنہ
پانچواں پیراگراف	آیات: 22تا25	جنگِ اَحزاب اور مخلص صحابہ کا کردار
چھٹا پیراگراف	آیات: 26,27	غزوۂ بنی قریظہ
ساتواں پیراگراف	آیات: 28تا40	عائلی اور معاشرتی احکام
آٹھواں پیراگراف	آیات: 41تا48	مخلص صحابہ کو نصیحت
نواں پیراگراف	آیات: 49تا59	معاشرتی اور عائلی احکام
دسواں پیراگراف	آیات: 60تا68	منافقین کو تنبیہ اور تخویفِ قیامت
گیارہواں پیراگراف	آیات: 69تا71	قولِ سدید اور مژدۂ بخشش
بارہواں پیراگراف	آیات: 72,73	امانت کا مقصد

زمانۂ نزول

سورت ﴿الاحزاب﴾ غزوۂ احزاب (شوال 5 ھ)، غزوہ بنی قریظہ اور نکاحِ زینبؓ ذوالقعدہ 5 ھ میں نازل ہوئی۔ ایک سال بعد 6 ھ میں سورت ﴿النُّور﴾ نازل ہوئی، اگرچہ کتابی ترتیب میں سورت ﴿الاحزاب﴾ بعد میں اور سورت ﴿النُّور﴾ پہلے ہے۔

پہلی ہی آیت میں منافقین اور کافرین سے نہ دبنے کا حکم دیا گیا۔

غزوۂ احزاب کو ﴿غزوۂ خندق﴾ بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ پر یہ نہایت کڑا وقت تھا۔ قریش اور ان کی تمام حلیف قوتوں نے مل کر مدینہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ مدینہ کے اندر منافقین رسول اللہ ﷺ کی ذات پر حملے کر کے آپ ﷺ کو اذیت اور تکلیف پہنچا رہے تھے۔ دباؤ کے اس ماحول میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دیا کہ وہ نہ تو ﴿بیرونی دشمنوں﴾ یعنی قریش اور ان کے حلیف کے آگے جھکیں اور نہ اندرونی دشمنوں ﴿مُنَافِقِین﴾ کے سامنے سپر ڈالیں۔ ﴿وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ﴾ (آیت:1)

یہی بات دوبارہ آیت:48 میں دہرائی گئی۔

سورۃُ الاَحزَاب کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿السَّجدۃ﴾ میں ﴿مؤمنین اور فاسقین﴾ کا اجمالی ذکر تھا۔ یہاں سورت ﴿الاحزاب﴾ میں مخلص صحابہؓ اور منافقین کے کردار سے ان ﴿مُؤمِنِین اور فَاسِقِین﴾ کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے۔

2- یہاں سورۃ ﴿الاحزاب﴾ میں رسول اللہ ﷺ پر منافقین کے بیہودہ اعتراضات کا تذکرہ ہے اور اگلی سورت ﴿سبا﴾ میں مشرکینِ مکہ کے اعتراضات کا ذکر ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کو غزوۂ احزاب کے موقع پر نہایت مشکل حالات کا سامنا تھا۔ ان مشکل حالات میں، جب کہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں یعنی منافقین اور کافرین دونوں طرف سے دباؤ تھا، اللہ کی طرف سے ہدایت دی گئی کہ وہ اسی پر ﴿تَوَکُّل﴾ کریں۔

تَوَکُّل کی یہ نصیحت ابتدائی تین (3) آیات کے بعد بھی دی گئی اور اعادے کے طور پر آیت:48 میں بھی۔

2- ﴿سورۃ کا آغاز اور اختتام﴾

پہلی آیت میں کفر و منافقت سے ترکِ تعلق کا حکم دیا گیا ہے اور آخری آیت میں بتایا گیا ہے کہ امانت کی ذمے

داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ جہالت اور ظلم کا رویہ ترک کیا جائے، ورنہ کفر و منافقت کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

3۔ اس سورت میں، دوزخی کافر و مشرک و منافق قیادت (Leadership) کے لیے، ﴿سَادَتَنَا﴾ ہمارے لیڈر، ﴿كُبَرَاءَنَا﴾ ہمارے بڑے اور بزرگ (آیت: 67) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

4۔ ﴿سیاسی احکام اور مشرک و کافر و منافق قیادت﴾

منافقین اور کافرین کی اِطاعت نہ کی جائے۔ (آیت: 1،48)، یہ دوزخ میں جائیں گے۔ (آیت:68)

5۔ ﴿لِ سے شروع ہونے والی تین (3) آیات کا امانت سے ربط﴾

اس سورت میں، بعض آیات لامِ علت ﴿ لِ ﴾ سے شروع ہوتی ہیں۔ جیسے: لِيَسْئَلَ (آیت 8)، لِيَجْزِيَ ، وَيُعَذِّبَ ، اَوْيَتُوبَ (آیت 24) ، لِيُعَذِّبَ ، وَ يَتُوبَ (آیت:73)

a۔ ﴿امانت﴾ دراصل ایک عظیم ذمے داری اور امتحان ہے۔ ﴿صَادِقِين﴾ اِس کو تسلیم کر کے اس کے تقاضوں کی تکمیل کرتے ہیں۔

کافرین، مشرکین اور منافقین اس ذمے داری کے بارے میں ظلم اور جہالت کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

نہ صرف رسول اللہ ﷺ ، بلکہ تمام انبیاء سے ﴿میثاق﴾ لیا گیا۔ (آیت:17)

b۔ اَمانت کی ذمے داریوں کا مقصد یہ ہے کہ سچوں کو اُن کی سچائی کا اجر دیا جائے، اور کافروں کو دردناک عذاب سے دوچار کیا جائے۔ (آیت:8)

c۔ میثاق اور اَمانت کا مقصد یہ بھی ہے کہ ﴿صَادِقِين﴾ کو جزا اور ﴿مُنَافِقِين﴾ کو سزا دی جائے۔ (آیت:24)

d۔ اَمانت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مرد و خواتین منافقین و مشرک کافرین کو سزا اور مرد و خواتین مومنین پر مہربانی کی جائے۔ (آیت:73)

6۔ ﴿منافقین کی اَذِیَّت رسانی﴾

اس سورت میں ﴿ اِيذاء ﴾ کے مادے ﴿ اَذَى ﴾ سے نکلنے والے کئی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

a۔ منافقین کے بعض رویوں سے رسول اللہ ﷺ کو اَذِيَّت پہنچی۔ (آیت:53)

b۔ مخلص مسلمانوں کے لیے زیبا نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ﴿اَذِيَّت﴾ پہنچائیں۔ (آیت:53)

c۔ اللہ اور رسول کو ﴿اَذِيَّت﴾ پہنچانے والوں کے لیے دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور اُن کے لیے ذلت کا عذاب تیار ہے۔ (آیت:57)

d۔ منافقین کی ﴿اَذِيَّت﴾ سے بچنے کے لیے مسلمان عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ لمبی چادر استعمال کریں۔

(آیت:59)

e- منافقین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ﴿اَذِیَّت﴾ نہ پہنچائیں، جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ کو ﴿اَذِیَّت﴾ دی تھی۔ (آیت:69)

f- کافرین اور منافقین کی ﴿اَذِیَّت﴾ رسانیوں سے درگزر کرنے کی ہدایت۔ (آیت:48)

7- ﴿مخلص صحابہؓ اور منافقین کا تقابل﴾

اس سورت میں دو کردار پیش کیے گئے ہیں۔

پہلا کردار مخلص صحابہؓ کا ہے، جن کا ایمان، دشمن کی فوجوں کو دیکھ کر بڑھ گیا۔ (آیت:22) اور (آیات:31تا36)

دوسرا کردار اُن منافقین کا ہے، جو ریاست مخالف سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ (آیات:12تا21)

8- ﴿عائلی اَحکام﴾

عائلی زندگی میں سادگی کا اہتمام ضروری ہے، خاندان کے ہر فرد کے پیشِ نظر ﴿ دارُ الآخرۃ ﴾ ہو۔ (آیت:28)

رسول اللہ ﷺ کے لیے عائلی ہدایات دی گئیں۔ (آیات:50، 51 اور 52)

9- ﴿معاشرتی اَحکام﴾

a- مسلمان عورتیں بڑی چادر ﴿جِلباب﴾ استعمال کریں۔ (آیت:59)

b- گھروں پر پردے لٹکائیں۔ عورتوں سے مانگنا بھی ہو تو ﴿حِجاب﴾ پردے کے پیچھے سے مانگنا چاہیے۔ (آیت:53)

c- عورتیں دبی زبان سے گفتگو نہ کریں اور جاہلیت کا بناؤ سنگھار نہ ﴿تَبرُّج﴾ دکھائیں۔ (آیت:33)

d- حضرت زینبؓ سے رسول اللہ ﷺ کے نکاح کی حکمت یہ تھی کہ ﴿مُتَبنّٰی﴾ منہ بولے بیٹوں کے بارے میں مسلمانوں پر قیامت تک کوئی تنگی باقی نہ رہے۔ (آیت:37)

e- غیر مدخولہ طلاق یافتہ عورت کی کوئی عدّت نہیں ہے۔ (آیت:49)

f- گھروں میں اِجازت لے کر داخل ہونا چاہیے۔ (آیت:53)

g- دعوت کے بغیر کھانے کی محفل میں شریک نہیں ہونا چاہیے۔ (آیت:53)

h- عشاء کی نماز کے بعد کھانا کھالیا تو گپ شپ میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ (آیت:53)

10- ﴿سماجی اَحکام﴾

a- ﴿ظِہار﴾ سے بیوی نہ تو ماں بنتی ہے اور نہ کبھی ﴿مُتَبنّٰی﴾ یعنی (منہ بولا بیٹا) سگا بیٹا بن سکتا ہے۔ (آیت:4)

b- سماجی عدل کے لیے رشتے داروں کا صحیح تعین ضروری ہے۔ یہ ﴿ اَقسَطُ عِندَ اللّٰہ﴾ ہے۔ (آیت:5)

c۔ منہ بولے بیٹوں کو، اُن کے اصل باپوں کے نام سے پکارنا ضروری ہے۔(آیت:5)

d۔ منافقانہ غلط پروپیگنڈے کے بجائے، ذکرِ الٰہی کیا جائے۔(آیت:41)

e۔ رسول اللہ ﷺ کے لیے درود و سلام کا اہتمام کیا جائے۔(آیت:56) یہ دینِ اسلام اور رسول اللہ ﷺ سے خیر خواہی کا تقاضا ہے۔

﴿اہم نوٹ﴾: سورۃ ﴿الاحزاب﴾ کو سورۃ ﴿النور﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔

سورۃُ الاَحزَاب کا نظمِ جلی

سورۃ الاحزاب بارہ (12) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔ اس سورت کے نظم کی خصوصیت یہ ہے کہ پہلے، دوسرے ساتویں اور نویں پیراگراف میں اَحکام دیئے گئے۔ بقیہ میں تذکیر کی گئی۔

1- آیات 1 تا 3: پہلے پیراگراف میں، غزوۂ احزاب کے موقع پر، بیرونی دشمنوں یعنی کافروں سے اور اندرونی دشمنوں یعنی منافقوں سے نہ دبنے اور اُن کے آگے نہ جھکنے اور اِن مشکل حالات میں اللہ ہی پر بھروسہ ﴿توکُّل﴾ کرنے کی ہدایت کی گئی۔

2- آیات 4 تا 6: دوسرے پیراگراف میں، سماجی عدل کے قیام کے لیے وضاحت کی گئی کہ ﴿ظِھار﴾ سے بیوی ہرگز ماں نہیں بنتی۔ اسی طرح منہ بولا بیٹا کبھی سگا بیٹا نہیں بن سکتا۔ منہ بولے بیٹوں کو (سرپرست کے بجائے) اُن کے اصلی باپوں کے نام سے پکارنے کا حکم دیا گیا۔

3- آیات 7 تا 8: تیسرے پیراگراف میں، بتایا گیا کہ تمام انبیاء سے (دعوت وتبلیغ کا) جو ﴿عہد و میثاق﴾ لیا گیا ہے، اُس کا مقصد ﴿صادِقِین﴾ کو اُن کی سچائی کی جزا اور ﴿کافِرون﴾ کو اُن کی تکذیب کی سزا دینا ہے۔

4- آیات 9 تا 21: چوتھے پیراگراف میں، جنگِ اَحزاب کے موقع پر منافقین کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک آندھی بھیج کر مسلمانوں کی مدد کی اور قریش اور اُن کے حلیفوں کو بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔

منافقین جھوٹے بہانے بنا کر جنگ سے رخصت لے رہے تھے۔ اللہ کے بارے میں بدگمانی سے کام لے رہے تھے۔ جنگ میں ان کی شرکت برائے نام تھی۔ اُن سے کہا گیا کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہوسکتا ہے، بشرطیکہ تم اللہ سے ملاقات پر ایمان لاکر، یومِ آخرت پر یقین کرکے اور کثرت سے ذکر کا اہتمام کرتے رہو۔

5- آیات 22 تا 25: پانچویں پیراگراف میں، جنگِ اَحزاب میں مخلص صحابہؓ کا کردار بتایا گیا ہے کہ دشمن کو دیکھ کر ان کا ایمان اور اُن کا جذبۂ اِطاعت وتسلیم بڑھ گیا۔ ان کے عزم و حوصلہ میں کمی نہیں آئی۔ کچھ نے اپنا عہد پورا کر دکھایا اور کچھ منتظر ہیں۔

6- آیات 26 تا 27 : چھٹے پیراگراف میں، یہودی قبیلے غزوۂ بنی قریظہ کا انجام بتایا گیا۔

عہد شکنی کی سزا، میں اِن کے مَردوں کو قتل کیا گیا اور عورتوں کو قیدی بنالیا گیا۔ ان پر رعب کے ذریعے فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں کو ان کے اموال اور زمینوں کا مالک بنادیا گیا۔

7- آیات 28 تا 40 : ساتویں پیراگراف میں، عائلی اور معاشرتی اَحکام دیے گئے۔

اللہ، رسول اور دارِ آخرت کے طالبین کے لیے اجرِ عظیم ہے۔

دبی زبان سے گفتگو کرنے کی ممانعت کی گئی۔ تبرج جاہلیت سے منع کردیا گیا۔ مومنین کو صاف بتادیا گیا کہ اللہ اور رسول کے فیصلے کے بعد ، انہیں کوئی اختیار نہیں رہتا۔ اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت صریح گمراہی ہے۔

حضرت زینب ؓ کا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے کیا، یہ سماجی عدل کا عین تقاضا ہے۔

8- آیات 41 تا 48 : آٹھویں پیراگراف میں مخلص صحابہ ؓ کو نصیحت کی گئی کہ وہ کثرت سے اللہ کو یاد کریں۔

صبح وشام اس کی بے عیبی کا اعتراف کریں۔ رسول اللہ ﷺ کے مرتبے اور مقام کو سمجھیں کہ وہ ﴿شاھِد ، مُبَشِّر ، نَذِیر، داعِی اور سِراجِ مُنِیر﴾ بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں۔ پہلے پیراگراف کے مضمون کا اِعادہ کیا گیا کہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں یعنی ﴿مُنافِقِین﴾ اور ﴿کافِرِین﴾ سے دبنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ پر ہی ﴿تَوَکُّل﴾ کیا جائے۔

9- آیات 49 تا 59 : نویں پیراگراف میں کچھ اور معاشرتی اور عائلی اَحکام بیان کیے گئے۔

غیر مدخولہ مطلقہ خاتون کے لیے کوئی عدت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی عائلی زندگی کے بارے میں خصوصی احکام دیے گئے۔ بغیر دعوت کے کھانے میں شریک نہ ہونے اور دیر تک گفتگو کرنے سے روکا گیا۔ سچے مومن رسول اللہ ﷺ کے لیے درود (صلاۃ) یعنی دعائے رحمت کرتے ہیں اور منافقین آپ کو اذیت پہنچاتے ہیں۔

10- آیات 60 تا 68 : دسویں پیراگراف میں ہیجان انگیز خبریں اور افواہیں پھیلانے والے منافقین کو نوٹس دیا دے گیا کہ وہ شاید مدینے میں پڑوسی بن کر نہ رہ سکیں۔ انہیں قتل بھی کیا جاسکتا ہے۔

انہیں دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔ دوزخ میں وہ اللہ سے درخواست کریں گے کہ ہمارے لیڈروں ﴿کُبَرَاء اور سَادۃ﴾ کو دگنا عذاب دیا جائے۔

11- آیات 69 تا 71 : گیارہویں پیراگراف میں خام مسلمانوں اور منافقین کو قومِ موسیٰ ؑ کی طرح اپنے رسول کو اذیت دینے سے منع کیا گیا۔

﴿قَول سَدِید﴾ اور مخلصانہ اِطاعت سے کام لینے کی صورت میں ﴿مغفرت﴾ اور فوزِ عظیم کا وعدہ کیا گیا۔

12- آیات 72تا73 :بارہویں اور آخری پیراگراف میں ﴿ اَمانت ﴾ کا مقصد بتایا گیا۔

انسان کو اس ذمے داری کو اُٹھانے کے بعد ظلم اور جہالت کا ثبوت نہیں دینا چاہیے۔﴿ اَمانت ﴾ کے امتحان میں مشرک اور منافق ناکام ہو کر، عذاب کے مستحق بنیں گے اور مومن کامیاب ہو کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے فیض یاب ہوں گے۔

مرکزی مضمون

﴿ اَمانت ﴾ کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے، کفر و منافقت چھوڑ کر، اِخلاص کے ساتھ اسلام کے عائلی، معاشرتی، سماجی، عسکری، سیاسی اور دیگر اجتماعی اَحکام پر عمل کرو!